بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۱۸
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱	۱۴ ہجرت ۱۳۴۶ ہش ۳ صفر ۱۳۸۷ھ ۱۴ مئی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۰۴

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۳ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت مزید چند دنوں کے لئے لاہور ٹھہر گئے ہیں۔ آپ کی اپریشن والی ٹانگ کے اوپر کے حصہ میں بہت کھچاؤ ہے جس کی وجہ سے چلنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ دائیں کولہے میں درد کی بھی شکایت ہے۔ احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

خطبہ جمعہ

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ کعبۃ اللہ کی عالمگیر برکات کا ظہور ہوا

انسانی نفس کو کمال تک پہنچانے کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے وہ قرآن کریم میں پائی جاتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ مئی ۱۹۶۷ء

مرتبہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور پر نور نے آیت اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا۔

دو ایک روز سے شدید نزلہ کا حملہ پھر ہو گیا ہے جس کا اثر گلے پر بھی ہے ویسے بھی بڑی تکلیف ہے۔ لیکن مجھ سے رہا نہیں گیا۔ میں نے سمجھا کہ میں دوستوں سے مل لوں اور جو مضمون میں نے شروع کیا ہوا ہے اس کا کچھ حصہ آج بیان کروں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔

میں بتا رہا ہوں کہ ان آیات کریمہ میں جو تئیس مقاصد تعمیر بیت اللہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بعثت نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) سے کس طرح پورے ہوئے پچھلے ایک خطبہ میں وُضِعَ لِلنَّاسِ کی تفسیر اس پس منظر میں میں نے پیش کی تھی۔

دوسرا مقصد

جو ان آیات میں بیان ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ مُبٰرَک ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ مُبٰرَک کا لفظ یہاں دو معنوں میں لیا جا سکتا ہے۔ اول یہ کہ خانہ کعبہ اقوام عالم کے نمائندوں کی قیام گاہ بنے گا اور تمام اقوام سے ایسے لوگ یہاں جمع ہوتے رہیں گے جو روحانی میدانوں کے شیر ہوں گے۔ بہادری کے ساتھ ثابت قدم رہنے والے ابطال کی یہ قیام گاہ ہوگی۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اس معنی میں بیت اللہ ساری دنیا کے لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل مبارک کبھی نہیں ہوا۔ یعنی اقوام عالم کے دلوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل خانہ کعبہ کی، اس بیت اللہ کی محبت اس رنگ میں کبھی پیدا نہیں ہوئی کہ وہ اس کی طرف کھچے چلے آتے اور خانہ کعبہ میں کوئی ایسا سامان بھی نہ تھا کہ اگر اقوام عالم کے نمائندے وہاں پہنچتے تو ان کے دلوں کی تسکین کا وہ باعث بنتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اس لحاظ سے دنیا کا نقشہ بدل گیا

اقوام عالم کے دلوں میں ایک طرف بیت اللہ کی محبت پیدا ہوئی تو دوسری طرف ایسے سامان بھی پیدا ہو گئے کہ لوگ وہاں جائیں اور روحانی یا منقولی یا عقلی یا دینی علوم سیکھیں اور وہ ایسے علوم ہوں جو تمام قوموں کو ہر زمانہ کے رہنے والوں کو دینی اور دنیوی فوائد پہنچا سکیں۔ اس معنے کے لحاظ سے تاریخی ثبوت اتنا واضح ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ اس غرض کو پورا کیا گیا ہے کہ اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

دوسرے معنی مبارک کے جو یہاں چسپاں ہوتے ہیں یہ ہیں کہ مکہ کو مولد بنایا جائیگا

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایک ایسی شریعت کا جس میں وہ تمام بنیادی صداقتیں اور ہدایتیں جمع کر دی جائینگی جو انبیاء سابقین کی شریعتوں میں متفرق طور پر پائی جاتی تھیں۔ صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی شریعت ہے جس نے یہ دعوےٰ کیا ہے۔ کہ میں نے تمام پرانی صداقتوں کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے۔ قرآن کریم سے قبل کسی شریعت نے بھی ایسا دعوےٰ نہیں کیا۔ اور نہ وہ ایسا دعوےٰ کر سکتے تھے۔ کیونکہ ان کو نازل کرنے والا خدا جانتا تھا کہ ان شرائع کا نزول خاص قوموں اور ایک خاص زمانہ تک کے لئے ہے۔

قرآن کریم نے یہ دعوےٰ مختلف آیات میں کیا ہے جن میں سے بعض میں اس وقت اپنے دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ سورۃ الانعام میں فرماتا ہے۔ وھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون۔ یعنی یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے۔ اور ایک ایسی شریعت ہے جو مبارک ہے تمام آسمانی کتابوں کی خوبیاں اور ان کی بنیادی صداقتیں گویا یہ کہ اس کے اندر آگئی ہیں۔ اب تم اس کتاب مبارک کی کامل پیروی کرو۔ (اتبعوہ) اس سے تمہیں

دو فائدے

پہنچیں گے۔ ایک تو یہ کہ تم خدا کی پناہ میں آجاؤ گے۔ خدا تمہاری ڈھال بن جائے گا اور وہ تمام شیطانی وساوس سے تمہیں بچائے گا۔ کیونکہ اس کتاب مبارک کی اتباع کے بغیر تقوےٰ کی صحیح راہوں کا عرفان بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اور ان پر چل کر اللہ تعالےٰ کی کامل حفاظت کے اندر بھی انسان نہیں آسکتا اور دوسرا نتیجہ اس کا یہ نکلے گا کہ ترحمون اللہ تعالےٰ کے رحم کے تم مستحق ٹھہرو گے اور اس کے انعامات بے پایاں کے نتیجہ میں جسمانی اور روحانی آسودگی تمہیں حاصل ہوگی

اسی طرح دوسری جگہ (سورۃ الانعام کی آیت ۹۳ میں) اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وھذا کتاب انزلناہ مبارک مصدق الذی بین یدیہ ولتنذر ام القریٰ ومن حولھا۔ یعنی یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ پہلی تمام امتوں کی

ہر قسم کی برکات کی جامع ہے۔

(مبارک) اور ان بشارتوں اور پیشگوئیوں کے مطابق نازل ہوئی ہے۔ یہ کتاب جو اس کتاب کے متعلق پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں۔ نیز ان تمام شرائع سابقہ کی بنیادی صداقتوں اور ہدایتوں پر مہر تصدیق ثبت کرنیوالی ہے (اس کے اندر انکو جمع کر دیا گیا ہے) اسی طرح، براہیمی قربانیوں اور دعاؤں کا یہ ثمرہ ہے۔ اس لئے تم اہل مکہ اور اہل عرب کو خبردار کرو کہ جس اکمل شریعت کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا ہوا اور موعودہ شریعت تم پر نازل ہوگئی۔ اگر تم اس سے منہ پھیر دو گے تو جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ تمہیں پہلے سے خبردار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے غضب کے تم مورد ہو گے اور عذاب النار کی طرف گھسیٹ کر تمہیں لے جایا جائے گا

اس آیت میں بڑی وضاحت سے یہ مضمون پایا جاتا ہے کہ مبارک کا تعلق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اور ابراہیم کی پیشگوئیوں کے ساتھ ہے لتنذر ام القریٰ ومن حولھا میں یہ مضمون بڑی وضاحت سے بیان ہوا ہے۔

تو ہر دو معنے کے لحاظ سے یہ خانۂ خدا مبارک اس وقت بنا جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے دنیا کے دل میں مکہ کی محبت پیدا کی گئی۔ اور دنیا کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مکہ میں شریعت اسلامی کا نزول ہوا

تیسری غرض

تعمیر کعبہ کی ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی کہ ھدًی للعالمین تمام جہانوں کے لئے اسے ہدایت کا مرکز بنایا جائے گا۔ یعنی یہاں ایک ایسی شریعت نازل ہوگی جس کا تعلق کسی ایک قوم یا کسی ایک زمانہ کے ساتھ نہ ہوگا بلکہ عالمین کے ساتھ ہوگا۔ تمام اقوام کے ساتھ ہوگا۔ تمام اکناف عالم کے ساتھ ہوگا تمام جہانوں کے ساتھ ہوگا اور تمام زمانوں کے ساتھ ہوگا۔

اس سلسلہ میں پہلی بات یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ پہلی کتب سماوی کے نزول کے وقت انسان کی کمزور استعدادیں اس لائق نہ تھیں۔ کہ وہ کامل اور مکمل شریعت کی متحمل ہو سکتیں۔ اس لئے ان میں سے کسی کا بھی یہ دعوےٰ نہ تھا کہ وہ تمام اقوام عالم اور ہر زمانہ کے لئے ہیں للعالمین ہونے کا دعوےٰ قرآن سے پہلے کسی شریعت نے نہیں کیا۔ صرف قرآن کریم نے ہی یہ دعوےٰ کیا ہے اور صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی دنیا کو پکار کر کہا کہ میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں۔ قرآن کریم میں بہت سی آیات اس مضمون کی پائی جاتی ہیں۔ میں نمونہ کے طور پر چند ایک یہاں بیان کرونگا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیء۔ یعنی ہم نے تیرے پر وہ کتاب اتاری ہے۔ جس میں ہر ایک چیز اور ہر ایک تعلیم کو بیان کر دیا گیا ہے۔ جو ہم بنی نوع انسان کی روحانی ترقیات کے لئے بیان کرنا چاہتے تھے۔ یعنی ہمارے علم کامل میں جو تعلیمیں بنی نوع انسان کی اعلیٰ روحانی ترقیات کے لئے ضروری تھیں۔ وہ ہم نے اس کتاب میں بیان کر دی ہیں۔ اور دوسری جگہ فرمایا ما فرطنا فی الکتاب من شیء یعنی بنی نوع انسان کی کامل استعدادوں کی صحیح نشوونما کیلئے جس چیز کی بھی ضرورت تھی وہ اس میں بیان ہوگئی ہے اور کوئی تعلیم اس کے باہر نہیں رہی اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ دعویٰ کیا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔ یعنی قرآن کریم کے ذریعہ دین اپنے کمال کو اور روحانی نعمتیں اپنے انتہا کو پہنچ گئی ہیں۔ اب صرف اسلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس آیت کی تفسیر

میں فرماتے ہیں کہ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے ہی کامل تعلیم عطا کی ہے۔ اور قرآن شریف کا ہی ایسا زمانہ ہے جس میں کامل تعلیم عطا کی جاتی۔ پس یہ دعویٰ کامل تعلیم کا جو قرآن شریف نے کیا۔ یہ اس کا حق تھا۔ اس کے سوا کسی آسمانی کتاب نے ایسا دعوےٰ نہیں کیا۔ جیسا کہ دیکھنے والوں پر ظاہر ہے کہ توریت اور انجیل دونوں اس دعوےٰ سے دستبردار ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۲۵)

آپ نے توراۃ اور انجیل کے متعلق جو دعوےٰ کیا اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ توراۃ نے تو یہ کہا کہ تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی مبعوث کیا جائیگا۔ وہ خدا کا کامل کلام تمہیں سنائے گا اور جو اس کی نہیں سنے گا اور اس کی اتباع نہیں کرے گا اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس سے مواخذہ ہوگا۔ اگر توراۃ کامل ہوتی تو توراۃ کے بعد کسی ایسی شریعت کے نزول کا امکان بھی نہ رہتا۔ جس کے نہ ماننے پر اللہ تعالےٰ کے غضب کے نیچے انسان آجاتا۔

اور انجیل نے یہ کہکر دستبرداری کا اعلان کیا کہ بہت سی باتیں قابل بیان ہیں مگر تم ان کی ابھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تمہاری استعدادیں ابھی کامل نہیں ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یہ ایک بڑی دلیل ہے۔ کہ "وہ تعلیم کی رو سے

ہر ایک مذہب کو منسوخ کرنے والا ہے اور کامل تعلیم کے لحاظ سے کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہر مذہب کو قرآن کریم اور اسلام منسوخ کرتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کے سامنے یہ اعلان کیا۔ وقل جاء الحق وزھق الباطل انّ الباطل کان زھوقاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہاں

الحق سے مُراد

اللہ تعالیٰ کی ذات بھی ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود بھی ہے اور قرآن کریم بھی ہے۔

تو اس آیت کے معنے یہ بنے کہ قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا جلالی ظہور ہوا۔ اور اس جلالی ظہور کے نتیجہ میں شیطان مع اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا اور اس کی تعلیمیں ذلیل اور حقیر ثابت ہوئیں اور اس کی قائم کردہ بدرسوم اور بدعاتِ شنیعہ کا گند ظاہر ہوگیا اور اس کے گروہ کو بڑی بھاری شکست ہوئی۔

پس قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ اسی غرض کے لئے قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ چنانچہ سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ھو الّذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ ودین الحقّ لیظھرہٗ
علی الدّین کلّہٖ ولو کرہ المشرکون (اٰیۃ ۳۳)

ضمناً مَیں یہ بتا دوں کہ اس آیت میں علی الدّین کلّہٖ تک کا جو ٹکڑا ہے۔ قرآن کریم میں تین مختلف جگہوں پر آیا ہے اور ہر جگہ علیحدہ علیحدہ معانی اور مضمون کو بیان کرتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ وہ خدا ہی ہے جو اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں کامل ہے۔ اس نے اس رسول کو

ہدایت اور دینِ حق

کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور اس بعثت اور اس ظہور کی غرض یہ ہے۔ لیظھرہٗ علی الدّین کلّہٖ کہ تمام ادیان پر اس شریعت کی اور اس رسولؐ کی برتری کو وہ ثابت کرے۔ دینِ حق کی برتری ثابت ہوگی تو دین لانے والے کی برتری خود بخود ثابت ہو جائے گی۔ یہاں لیظھرہٗ علی الدّین کلّہٖ کہا گیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ تمام ادیان جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دُنیا میں موجود تھے لیکن ان کے حلیے اور شکلیں بگڑ چکی تھیں۔ جب بھی وہ اسلام کے مقابلہ پر آئیں گے شکست کھائیں گے۔ قرآنِ کریم میں ایسے سامان اللہ تعالیٰ نے رکھ دئے ہیں اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسلامی شریعت کے بعد اگر کوئی جھوٹا دین قائم ہوگا تو اس کے اوپر بھی یہ غالب آجائے گا۔ کیونکہ یہاں دین کے ساتھ سابقہ ادیان کی کوئی شرط نہیں لگائی گئی۔ مثلاً بہائی ہیں انہوں نے اپنا نیا دین بنایا قرآنِ کریم کے مقابلہ میں۔

قرآنِ کریم کا دعویٰ ہے

کہ ایسے ادیان جو شریعتِ اسلامیہ کے بعد پیدا ہوں اُن کا سر کچلنے کی بھی قرآن میں طاقت ہے۔ کیونکہ یہ اس خدا کا کلام ہے جو علاّم الغیوب ہے جس کے علم میں ہیں وہ تمام باتیں جو آئندہ ظہور میں آنے والی ہیں۔

تو دینِ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس کے مقابلہ میں نہ اگلے نہ پچھلے کوئی دین بھی ٹھہر نہیں سکتے۔ وہ ہر ایک پر اپنے عقلی دلائل کے ساتھ اور اپنی روحانی صداقتوں اور ہدایتوں کے ساتھ اپنی آسمانی تائیدات اور نُصرتوں کے ساتھ غالب آنے کی طاقت رکھتا ہے۔

تو ھدًی للعٰلمین تمام جہانوں کے لئے ہدایت ہونے کا دعویٰ صرف قرآن کریم نے کیا اور عملاً اسے ثابت بھی کیا ہے۔

مَیں نے بتایا تھا کہ ھدایۃ کے چار معنے لُغت میں بیان ہوئے ہیں۔

پہلے معنے کے متعلق جو خطبہ چھپا ہے اس میں کچھ تھوڑا سا ابہام ہے۔ اس کی مَیں وضاحت کر دیتا ہوں۔ ھدایۃ کے پہلے معنے یہ ہیں کہ عقل اور فراست کو جس راہنمائی کی ضرورت ہے اسے بھی ھدایۃ کہتے ہیں۔ یعنے عقل اور فراست میں اور علوم کے حصول میں اور اس کی تحقیق میں بھی انسان میں جو طاقتیں ودیعت کی گئی ہیں محض وہ کافی نہیں بلکہ ان کے لئے بھی آسمان سے کسی ہدایت کی ضرورت ہے۔

تو یہ قدرِ مشترک ہے تمام انسانوں میں۔ اس کا کسی مذہب کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ اس قدرِ مشترک کی راہنمائی بھی قرآن کہتا ہے کہ مَیں کرتا ہوں۔ اور عقل تو خود اندھی ہے اگر نیّرِ الہام اس کے ساتھ نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ بتانے کے لئے کہ جسمانی قابلیتیں اور روحانی استعدادیں کافی نہیں ہوتیں جب تک

اللہ تعالےٰ کا فضل

شاملِ حال ہو کر آسمان سے اس کی ہدایت کا سامان پیدا نہ کیا جائے۔ بہت سی مثالیں قرآنِ کریم میں دی ہیں۔ مثلاً ایک مثال یہ دی ہے کہ شہد کی مکھی کو ہم الہام کرتے ہیں اور قرآن کریم کا محض یہ ایک دعوےٰ ہی نہیں بلکہ الٰہی تصرّف کے ماتحت انسانی تحقیق نے نہایت لطیف رنگ میں اور بڑی شان کے ساتھ قرآن کریم کے اس دعویٰ کو ثابت کیا ہے۔ چنانچہ شہد کی مکھی کے متعلق جو نئی تحقیق ہوئی ہے اس میں ایک یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ان مکھیوں کی ملکہ (Queen) جب انڈے دے رہی ہو تو انڈا دیتے وقت اسے یہ الہام ہوتا ہے کہ اس انڈے میں نر بچہ پیدا ہوگا یا مادہ بچی ہوگی۔ چھتے میں مختلف جگہیں مقرر ہیں۔ ایک حصہ میں ماں وہ انڈے رکھتی ہے جن میں سے نر بچے پیدا ہونے ہوں اور چھتے کے ایک دوسرے حصہ میں ان انڈوں کو رکھتی ہے جن میں سے مادہ بچے پیدا ہونے ہوں۔ تو سینکڑوں ہزاروں انڈے ایک مکھی جسے ملکہ کہتے ہیں دیتی ہے اور ہر موقع پر جب وہ انڈا دے رہی ہو اس کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اس میں سے نر نکلے گا یا مادہ نکلے گی۔

تو اس قسم کی بہت سی مثالوں سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ سمجھایا ہے کہ

محض اپنی طاقتوں اور قوتوں

اور محض اپنی عقل اور فراست اور محض اپنے علم اور محض اپنی تحقیق پر بھروسہ نہ کرنا جب تک آسمان سے تمہارے لئے ہدایت نازل نہ ہو تم کسی میدان میں کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ اور چونکہ عقل تمام انسانوں کو اللہ تعالےٰ نے دی ہے اور وہ جو خدائے تعالیٰ کے بتائے قوانین پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو الہام کرتا ہے اور نئے سے نئے مضامین ان کے دماغ میں ڈالتا ہے۔ عقلی میدان میں۔ علم کے میدان میں خواہ کوئی مسلمان ہو یا عیسائی ہو یا دہریہ ہو یا کسی مذہب کے ساتھ یا کسی بدمذہبیت کے ساتھ یا لامذہبیت کے ساتھ اس کا تعلق ہو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ خدا تعالیٰ نے عقل کو مشترک ورثہ بنا کر انسانوں کے لئے پیدا کیا ہے۔

قرآن یہ کہتا ہے

کہ علاوہ بعض دوسری ہدایتوں کے جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں ہم عقل کی بھی راہنمائی کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو بڑے

لطیف پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ وحی والہام کے ذریعہ انسانی عقلوں کو اللہ تعالیٰ تیز کرتا ہے اور پھر ذہن رسا سے جو علوم پرورش پاتے ہیں۔ قرآنِ کریم ان سے خادموں کی طرح خدمت لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کہ خدا کی ہستی اور خالقیت اور اس کی توحید اور قدرت اور رحم اور قیومی اور مجازات وغیرہ صفات کی شناخت کے لئے جہاں تک علومِ عقلیہ کا تعلق ہے استدلالی طریق کو کامل طور پر استعمال کیا ہے اور اس استدلال کے ضمن میں ۔۔۔ تمام علوم کو نہایت لطیف اور موزوں طور پر بیان کیا ہے ۔۔۔ اور علوم مذکورہ سے ایک ایسی شائستہ خدمت لی ہے جو کبھی انسان نے نہیں لی۔" (سُرمہ چشم آریہ)

اور یہ قرآن کریم کا کمال ہے کہ باقی ادیان تو رائج الوقت علوم کے سامنے دب سکتے ہیں لیکن اسلام ہی ایک ایسا دین ہے اور قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو کسی عقلی علم کے سامنے دبتی نہیں۔ بلکہ اس کو خادم سمجھتی اور اس سے خدمت لیتی ہے۔

ھدایۃ کے دوسرے معنے

شریعت کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو۔

تو ھدًی للعٰلمین کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ شریعت جو عٰلمین کے لئے، تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے اور صرف قرآن کریم ہی ھدًی للعٰلمین ہے اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو مخاطب کرکے فرمایا انی رسول اللہ الیکم جمیعًا۔ قرآن کریم بھرا پڑا ہے اس مضمون سے کہ وہ تمام جہانوں اور تمام زمانوں کیلئے ہے۔ یہ صرف ایک دعویٰ نہیں بلکہ ایک ناقابلِ تردید صداقت ہے جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں سُنئے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"جس قدر معارفِ عالیہ دین اور اسکی پاک صداقتیں ہیں اور جس قدر نکات ولطائف علمِ الٰہی ہیں جن کی اس دنیا میں تکمیلِ نفس کے لئے ضرورت ہے۔ ایسا ہی جس قدر نفسِ امارہ کی بیماریاں اور اس کے جذبات اور اس کی دُوری یا دائمی آفات ہیں یا جو کچھ ان کا علاج اور اصلاح کی تدبیریں اور جس قدر تزکیہ اور تصفیہ نفس کے طریق ہیں۔ اور جس قدر اخلاقِ فاضلہ کے انتہائی ظہور کی علامات وخواص ولوازم ہیں یہ سب کچھ باستیفاء تام قرآن مجید میں بھرا ہوا ہے۔ اور کوئی شخص ایسی صداقت یا ایسا نکتۂ الٰہیہ یا ایسا طریق وصول الی اللہ یا کوئی ایسا نادر یا پاک طور مجاہدہ و پرستش الٰہی کا نکال نہیں سکتا جو اس پاک کلام میں درج نہ ہو۔ (سرمہ چشم آریہ)

اس کی تفصیل آگے حضورؑ نے بیان فرمائی ہے۔ پس قرآن کریم کا ہی یہ دعویٰ ہے کہ انسانی نفس کو روحانی کمالات تک پہنچانے کے لئے جس جس ہدایت اور صداقت کی ضرورت تھی وہ سب میرے اندر پائی جاتی ہے۔ اگر تم میری اتباع کروگے تو روحانی بیماریوں سے محفوظ ہو جاؤگے اور روحانی ترقیات کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے اور تم اپنے نفس کا کمال حاصل کرلوگے۔

اور ہر وہ شریعت جس کا یہ دعویٰ ہو۔ عقلاً اس کا یہ دعویٰ بھی ہونا چاہیئے کہ

غیر متناہی رفعتوں کے دروازے

مَیں تم پر کھول رہا ہوں۔ اور قرآنِ کریم نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے شروع میں ہی کہا کہ ھدًی للمتّقین کہ کوئی تقویٰ کے کسی بلند اور ارفع مقام تک ہی کیوں نہ پہنچ جائے قرآن کریم اس پر تقویٰ کی مزید راہیں کھولتا ہے۔ پھر وہ آگے جاتا ہے۔ پھر وہ مزید بلندیوں کو حاصل کرتا ہے۔ پھر اس سے بھی بلند تر روحانی رفعتیں اس کے سامنے آتی ہیں۔ پھر وہاں تک پہنچنے کی خواہش اسکے دل میں پیدا ہوتی ہے اور قرآنِ کریم اسکی انگلی پکڑتا ہے اور کہتا ہے تم میری اتباع کرو میں تمہیں ان مزید رفعتوں تک بھی لے جاؤں گا۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلا جاتا ہے اور اس کی انتہاء نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو دو طرح بیان فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فیوض ہیں ان فیوض کی حدبندی نہیں کی جاسکتی۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہاء ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہاء برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصّہ ملتا ہے۔

اسی ضمن میں آپؑ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ

"مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب

نُوری شکل میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہوجاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر انکی لاانتہاء نالیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصّہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔" (اخبار الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۴۷)

تو قرآن کریم یا اسلام کا یہ دعویٰ کہ مَیں ھدًی للعٰلمین ہوں انسانی نفس کو اسکے کمالات تک پہنچانے والا ہوں یہ اس طرح پورا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایک ایسا پاک وجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود رحمتیں آپ پر نازل ہوتی رہتی ہیں یا یوں کہنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کے غیر محدود جلوے آپ پر ہر آن ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ تو جو شخص بھی آپ سے محبّت کرے گا اور آپ کے لئے برکت اور رحمت اور سلام چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے ذاتی محبّت کے بدلے کے طور پر ان تمام فیوض سے اس کو حصّہ رسدی دیتا چلا جائے گا۔ اور جب وہ شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل کچھ حاصل کرلے گا۔ اس عرفان کے ساتھ کہ یہاں سے غیر محدود برکتیں حاصل کی جاسکتی ہیں تو مزید برکتیں آپ سے حاصل کرنے کے لئے اس کے دل میں خواہش پیدا ہوگی اور وہ زیادہ جوش کے ساتھ اور زیادہ قلبی محبّت کے ساتھ آپ پر درود بھیجنے لگے گا اور پھر زیادہ برکات کا اس پر نزول شروع ہوجائیگا۔

اور دوسرے قرآن کریم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ قرآن کریم کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ مَیں

غیر محدود انوار

کے، مَیں غیر محدود برکات کے، مَیں غیر محدود مقاماتِ قرب کے دروازے اپنے ماننے والوں اور قرآن کریم کی اتباع کرنیوالوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنیوالوں پر کھولتا ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والّذین اٰمنوا معہٗ نورھم یسعٰی بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربّنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انّک علیٰ کلّ شیئٍ قدیر۔ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی اتباع اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے نتیجہ میں اس دنیا میں نُور عطا ہوتا ہے۔ وہ نُور جس طرح اس دنیا میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہتا ہے اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور روحانی راہوں کو ان پر روشن کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح دوسری دنیا میں بھی یہ نُور مومن سے جُدا نہیں ہوگا اور یہ نہ سمجھ لینا کہ قرآن کریم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں صرف اس دنیا میں غیر محدود رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی ان رحمتوں پر کوئی حدبندی نہیں لگائی جاسکتی۔ اس وقت بھی رحمتوں کے یہ دروازے کُھلے رہیں گے کیونکہ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ جو اِس دنیا میں اندھا ہوگا وہ اس دنیا میں بھی بینائی کے بغیر ہوگا۔ یہاں اس کے مقابل یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ جو اِس دنیا میں روشنی اور نُور رکھتا ہوگا وہ نُور اس دنیا میں بھی اس کے ساتھ جائے گا۔ اور یہ نہیں کہ اِس دنیا میں

روحانی ترقی کے دروازے

تو ایسے شخص پر کھلے رہیں گے۔ اور وہاں جا کے صرف فصل کٹنے کے بعد جو اس کے پھلوں کے کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ وہی وقت ہوگا۔ پھر اور مزید ترقی اسے نہیں ملے گی۔ جو پہلے اس نے حاصل کر لی ان نعمتوں سے صرف وہی حظ اور سرور حاصل کرتا رہے گا۔ یہ بات نہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے انسانی روح کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ جو نعمت وہ قرآن کریم کی متابعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس دنیا میں حاصل کرتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ جائے گا۔ اور وہاں بھی اس کی ترقیات کے دروازے کھولتا رہے گا اور اس کی راہوں کو روشن کرتا چلا جائے گا۔ اور کہیں بھی اس راہ نے ختم نہیں ہونا۔ کیونکہ بندے اور خدا کے درمیان جو فاصلے ہیں۔ ان کی انتہاء نہیں۔ پس بندے اور خدا کے درمیان جو

مقامات قرب

ہیں۔ ان کی حد بندی اور تعیین کیسے کی جا سکتی ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ "اس آیت میں جو یہ فرمایا۔ کہ وہ ہمیشہ یہی کہتے رہیں گے۔ کہ ہمارے نور کو کمال تک پہنچا۔ یہ ترقیات لامتناہیہ کی طرف اشارہ ہے یعنے ایک کمال نورانیت کا انہیں حاصل ہوگا۔ پھر دوسرا کمال نظر آئے گا۔ اسکو دیکھکر پہلے کمال کو ناقص پائیں گے۔ پس کمالِ ثانی کے حصول کے لئے التجاء کرینگے اور جب وہ حاصل ہوگا۔ تو ایک تیسرا مرتبہ کمال کا ان پر ظاہر ہوگا۔ پھر اس کو دیکھکر پہلے کمالات کو ہیچ سمجھیں گے۔ اور اس کی خواہش کریں گے۔ یہی ترقیات کی خواہش ہے۔ جو اَتْمِمْ کے لفظ سے سمجھی جا سکتی ہے۔ غرض اس طرح غیر متناہی سلسلہ ترقیات کا چلا جائیگا۔ تنزل کبھی نہ ہوگا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۲-۴۱۳)

تو قرآن کریم نے ایسا دعویٰ بھی کیا۔ قرآن کریم نے ایسا کر کے بھی دکھایا یعنی ہزاروں لاکھوں مقدس بندے خدا تعالیٰ کے اسلام میں ایسے پیدا ہوتے جنہوں نے اسلام سے نور حاصل کر کے، جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے روشنی حاصل کر کے، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے عشق سے ایک چنگاری لے کر ایسا نور حاصل کیا۔ کہ وہ اس دُنیا میں غیر متناہی ترقیات کے حامل ہوئے۔ اور جو انہیں اخروی زندگی میں ملے گا جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے۔ اس کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے جیسا کہ احادیث میں بیان ہوا ہے۔ کہ وہ ایسی عجیب نعمتیں ہیں۔ کہ ان کا تصور بھی انسان یہاں نہیں کر سکتا۔

ہدایت کے چوتھے معنے

جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ انجام بخیر ہونے کے ہیں۔ یعنی جنت کے مل جانے کے۔ اور مقصد حیات کے حصول کے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون کہ وہ لوگ جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اس پر وہ مضبوطی سے قائم ہیں اور رب کی ربوبیت کاملہ نے جس کامل ہدایت کو نازل کیا۔ وہ اس ہدایت کے اوپر قائم ہیں۔ واولٰئک ھم المفلحون وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ فلاح کا لفظ عربی زبان میں کامل کامیابی کو کہتے ہیں۔ کہ جس کے مقابلہ میں کوئی کامیابی کامیابی نہیں رہتی جس میں کسی قسم کا کوئی نقص نہ ہو۔ جس میں کسی قسم کی کوئی خامی نہ ہو۔ جو بھرپور کامیابی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا۔ کہ جو لوگ اپنے ربّ کی ربوانی کی ربوبیت کرتا ہوا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایک خاص بلند مقام پر ان کو لے آیا اور کامل استعدادیں اور کامل صلاحیتیں ان کو عطا کیں ہدایت پر قائم ہیں۔

وہ ایک حقیقی اور کامل فلاح اور کامیابی کو پاتے ہیں اور پہلی تمام امتوں سے آگے نکل جاتے ہیں۔

تو اس وقت اس خطبہ میں میں نے تعمیر کعبہ سے تعلق رکھنے والے دو مقاصد کے متعلق کچھ بیان کیا ہے۔ ایک یہ کہ (مبارکاً) اللہ تعالیٰ چاہتا تھا۔ کہ کعبہ کو مبارک بنائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہر دو معنی میں بیت اللہ مبارک بن گیا اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا تھا۔ کہ یہاں ایک ایسی ہدایت بھیجے جو ھدًی للعٰلمین ہو۔ شریعت کے کمال کی وجہ سے بھی۔ اور اپنے افاضہ کے لحاظ سے بھی۔ اور یہ وعدہ بھی قرآن کریم کے ذریعہ پورا ہوا ہے۔ ورنہ مکہ میں تو کوئی اور شریعت تھی ہی نہیں۔ بیکس جو دوسری شریعتیں ہیں انہوں نے کبھی نہ یہ دعوے کیا۔ اور نہ وہ یہ دعوے کر سکتی تھیں۔ قرآن کریم نے ہی یہ دعوے کیا ہے۔ اور قرآن کریم نے اس دعوے کو

عملی میدان میں

ثابت بھی کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام میں ہزاروں لاکھوں ایسے مقدس وجود پیدا ہوئے۔ جن کی زندگیاں دلیل ہیں اس بات پر کہ جو بھی قرآن کریم کی اتباع کرتا اور اس ہدایت کے پیچھے چلتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے ھدًی للعٰلمین قرار دیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی انتہائی برکتوں سے حصہ لیتا اور اس کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ اور انسانی نفس کو کمال تک پہنچانے کے لئے اور اس کے تزکیہ کو پورا کرنے کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے۔ وہ قرآن کریم میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے قرآن کریم پر عمل کیا اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ان کا وجود مبارک اور کامل وجود بنا۔ اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس بات پر گواہ ہے۔ کہ فی الواقع یہ لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں اور روحانی میدانوں میں ہر لحظہ اور ہر آن ان کا قدم آگے ہی آگے کی طرف چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس گروہ میں شامل کرے۔

واقفین وقف عارضی کیلئے ضروری وضاحت

پہلے بھی کئی بار اس بات کی وضاحت ہو چکی ہے کہ واقفین عارضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کھانے کا بوجھ احباب جماعت پر نہ ڈالیں۔ بعض جماعتوں سے ایسی اطلاعات ملی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت واقفین کے لئے کھانے کا خود اہتمام کرنے پر سخت اصرار کرتے ہیں۔ اسلئے پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ واقفین عارضی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ وہ احباب جماعت سے کھانا نہ کھائیں بلکہ خود اپنا انتظام کریں۔ اس سلسلہ میں دیہاتی یا شہری جماعتوں میں کوئی امتیاز نہیں۔ جہاں بھی واقفین جائیں وہ خود اپنے کھانے کا انتظام کریں۔ البتہ انہیں کھانا خرید کر کھانے کی اجازت ہے۔ احباب جماعت واقفین کو کھانا کھلانے پر اصرار نہ کریں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد (شعبہ تربیت))

حقائق قرآن

قرآن کریم کے مقطّعات

(ملک رفیق احمد صاحب سعید ۔ ربوہ)

مقطعہ کے معنی ٹکڑے کے ہیں۔ اصطلاح میں حروف کے اس مجموعہ کا نام ہے جو کہ قرآن کریم کی مختلف سورتوں کے شروع میں مختلف حروف کی شکل میں آئے ہیں۔

حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کا نظریہ :-

مقطّعات کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نظریہ یہ تھا کہ :-

"مقطّعات کی نسبت اس زمانہ میں اعتراض ممکن نہ تھا۔ کیونکہ آزادی حد سے بڑھی ہوئی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے تمام متمدّن قوموں (جو انتظام مدائن کو خوب کر سکیں) میں ان کا رواج دے کر انہیں ملزم کر دیا۔ یورپ امریکہ کے لوگوں کے لئے تو یہ مسئلہ صاف ہے کیونکہ اپنی قلموں دواتوں اور چھڑیوں سلے ہوئے کپڑوں کو مقطعات کے نام سے وابستہ کرتے ہیں۔

ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے کو تو سب لوگ جانتے ہیں۔ ریلوں کے این ڈبلیو آر کو بھی اکثر سمجھتے ہیں اور بعض خطابات اور قومی دکانوں کے مقطّعات گو ذرا غور سے معلوم ہوتے ہیں مگر مخفی نہیں۔"

بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ یہ قرآن مجید کے اسماء ہیں۔ (انوار التنزیل) اور اس کی دلیل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دعائیں پیش کی جاتی ہیں جن میں وہ یہ مقطعات استعمال کرتے تھے

ایک اور گروہ اس طرف گیا ہے کہ ان مقطّعات میں اقوام کی زندگی اور موت کی مدت بتائی گئی ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے علم جمل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بعض بزرگوں نے یہ کہا کہ یہ متشابہ حروف ہیں اور ان کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے اور اس کی تصدیق میں حضرت ابوبکرؓ کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے کہ

"فی کل کتاب سرٌّ و سر اللہ فی القرآن فی اوائل السور" (تفسیر الخازن)

یعنی ہر کتاب میں سِرّ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا سِرّ قرآن مجید میں ہے اور وہ سورتوں کے شروع میں ہے۔

بعض نے ان حروف کو اسماء حسنیٰ اور صفاتِ الٰہیہ قرار دیا۔ اور یہ الفاظ جذب توجّہ اور استئناف کے لئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا نظریہ :-

حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں :-

"حروف مقطّعات اپنے اندر بہت سے راز رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض راز بعض ایسے افراد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جن کا قرآن کریم سے ایسا گہرا تعلق ہے کہ ان کا ذکر قرآن کریم میں ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے علاوہ یہ الفاظ قرآن کریم کے بعض مضامین کیلئے قفل کا بھی کام دیتے ہیں کوئی پہلے ان کو کھولے تب ان مضامین تک پہنچ سکتا ہے۔ جس حد تک ان کے معنوں کو سمجھا جائے گا اس حد تک قرآن کریم کا مطلب کھلتا جائیگا۔

میری تحقیق یہ ہے کہ حروف مقطّعات بدلتے ہیں تو مضمون قرآن جدید ہو جاتا ہے اور جب کسی سورۃ کے پہلے حروف مقطعات استعمال کئے جاتے ہیں، تو جو سورتیں اس کے بعد آتی ہیں جن کے پہلے مقطعات نہیں ہوتے ان میں ایک ہی مضمون ہوتا ہے اسی طرح جن سورتوں میں وہی حروف مقطّعات دہرائے جاتے ہیں وہ ساری سورتیں مضمون کے لحاظ سے ایک ہی لڑی میں پروئی ہوئی ہیں۔"

"میں نے ایک معنے ان حروف کے یہ بتائے تھے کہ ان کے عدد کے مطابق سالوں کے واقعات کی طرف ان کے بعد کی سورۃ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ معنی ایک یہودی عالم نے کئے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس نے ان کو دہرایا۔ آپ نے اس کی تردید نہیں کی بلکہ ایک رنگ میں تصدیق کی۔ اس لئے یہ معنے بھی قابلِ غور ضرور ہیں اور تدبّر کرنے والوں کے لئے اس تفسیر سے کئی مطالب کی راہ کھل جاتی ہے۔"

حدیثِ نبویؐ

شرائط ایمان

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان ان تومن باللہ وملائکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ والیوم الآخر وتومن بالقدر خیرہٖ وشرّہٖ۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ :- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یومِ آخر یعنی جزاء سزا کے دن پر ایمان لائے اور اس کے علاوہ تو خدا کی تقدیر خیر و شر پر بھی ایمان لائے۔

تشریح :- اس حدیث میں اسلام کی تعلیم کے مطابق ایمان کی تشریح بیان کی گئی ہے جو چھ بنیادی باتوں پر مشتمل ہے :-

اوّل :- اللہ پر ایمان لانا جو دُنیا کا واحد خالق و مالک خدا ہونے کی وجہ سے ایمانیات کا مرکزی نقطہ ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ عربی زبان میں اللہ کا لفظ خدائے واحد کے سوا کسی اَور کے متعلق استعمال نہیں کیا جاتا اور اس سے مُراد ایسی ہستی ہے جو تمام عیوب سے پاک اور تمام صفاتِ حسنہ سے متصف اور علوم کی حامل اور تمام طاقتوں اور قدرتوں کی مالک ہے۔

دوم :- فرشتوں پر ایمان لانا جو خدا کی ایک نہ نظر آنے والی مگر نہایت اہم مخلوق ہے۔ فرشتے خدا کے حکم کے ماتحت اس کارخانۂ عالم کو چلانے والے اور خدا کی طرف سے پیدا کئے ہوئے اسباب کے نگران ہیں اور فرشتے خدا اور رسولوں کے درمیان پیغام رسانی کا واسطہ بھی بنتے ہیں۔

سوم :- خدا کی طرف سے نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان لانا جن کے ذریعہ دُنیا کو خدا تعالیٰ کے منشاء کا علم حاصل ہوتا ہے ان کتابوں میں سے آخری اور دائمی کتاب قرآنِ شریف ہے جس نے پہلی تمام شریعتوں کو جو وقتی اور قومی نوعیّت کی تھیں منسوخ کر دیا ہے۔ اور اب قیامت تک قرآن کے سوا کوئی اَور شریعت نہیں۔

چہارم :- خدا کے رسولوں پر ایمان لانا جن پر وقتاً فوقتاً الہامی کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں اور جو اپنے عملی نمونہ سے خدا کے منشاء کو دُنیا پر ظاہر کرتے رہے ہیں۔ نبی ہر قوم میں آتے رہے ہیں مگر ان میں سے آخری صاحبِ شریعت نبی اور خاتم النبیین ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور آج سے چودہ سَو سال قبل مُلکِ عرب میں مبعوث ہوئے تھے۔

پنجم :- یومِ آخر پر ایمان لانا جو موت کے بعد آنے والا ہے اور جس میں ہر انسان نئی زندگی حاصل کر کے اپنے ان اچھے یا بُرے اعمال کا بدلہ پائے گا جو اس نے دُنیا میں کئے ہوں گے۔

ششم :- تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا جو خدا کی طرف سے دُنیا میں جاری شُدہ قانون کی صورت میں قائم ہے یعنی اس بات پر یقین رکھنا کہ دُنیا کا قانونِ قدرت اور قانونِ شریعت ہر دو خدا کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور خدا ہی اس سارے مادی اور روحانی نظام کا بانی اور نگران ہے۔ خدا نے ہر کام کے متعلق خواہ وہ روحانی ہے یا مادی یہ اصول مقرر کر رکھا ہے کہ اگر یوں کرو گے تو اس کا اس طرح اچھا نتیجہ نکلے گا اور اگر یوں کرو گے تو اس کا اس اس طرح خراب نتیجہ نکلے گا اور پھر خدا اپنے قانون کا مالک بھی ہے اور ایسے اُمور میں جو اس کی کسی بیان کردہ سُنّت یا وعدہ یا صفت کے خلاف نہ ہوں وہ اس قانون میں اپنے رسولوں اور نیک بندوں کی طرف خاص حالات میں استثنائی طور پر تبدیلی بھی کر سکتا ہے۔ چنانچہ معجزات کا سلسلہ عموماً اسی استثنائی قانون سے تعلق رکھتا ہے۔

ضروری اعلان برائے واقفین زندگی طلباء

تمام ایسے واقفین زندگی جو میٹرک۔ ایف۔اے۔ بی۔اے یا ایم۔اے کے امتحانات اس سال دے رہے ہیں (یا) وہ یہ امتحانات پاس کر چکے ہیں اور ان کا ابھی تک انتخاب نہیں ہوا فوری طور پر اپنے موجودہ پتہ سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ)

عالم عیسائیت

سانحہ صلیب اور عقیدہ کفارہ

—— مکرم فضل کریم صاحب فارانی ——

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جسمانی لحاظ سے بڑے صحت مند اور قوی انسان تھے۔ چنانچہ ہر وقت سفر میں رہتے تھے۔ بعد سانحہ صلیب جس کفن یا چادر میں لپیٹے گئے تھے وہ اٹلی کے شہر طورون میں اب تک بطور تبرک محفوظ ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں عکسی تصویر اتارنے کے جدید علمی طریقوں کے مطابق سویڈن کے ایک ماہر فن نے اس چادر کی تصویر اتار کر دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ کیونکہ اس چادر پر یسوع مسیح کی پوری شکل و شباہت منقش ہے۔ حال میں ایک اطالوی ماہر فن نے ان تصاویر کے طویل مطالعہ کے بعد یسوع مسیح کے قد و قامت کا بھی صحیح اندازہ لگا لیا ہے۔ جس کی نسبت مشہور عالم خبر رساں ایجنسی رائٹر نے ۲۶ ؍مارچ ۱۹۶۶ء کو روما سے ساری دنیا میں بدیں الفاظ یہ خبر نشر کی ہے کہ

"اطالوی مجسمہ ساز لارنز فیری کا کہنا ہے کہ یسوع مسیح ایک میٹر تراسی سینٹی میٹر (چھ فٹ ۵/۸ انچ) لمبے تھے۔ پروفیسر فیری نے اطالوی رسالے "ٹیمپو" میں لکھا ہے کہ اس کے اس نتیجہ پر پہنچنے کی بناء اس متبرک چادر کی عکسی تصاویر کا ۳۵ سالہ مطالعہ ہے۔ اس چادر کا احترام اس لئے کیا جاتا ہے کہ یسوع مسیح کی نعش سانحہ صلیب کے بعد اسی چادر میں لپیٹی گئی تھی۔ اس پر ایک انسانی جسم کے اگلے اور پچھلے حصہ کا نقش مرتسم ہے۔ جس نقش میں یسوع مسیح کے روایتی زخموں کے داغ بھی موجود ہیں"

یہ خبر اس نظریے کی تائید کرتی ہے کہ حضرت مسیح قوی اور مضبوط انسان تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ان حیرت انگیز علمی انکشافات کے پیش نظر یسوع مسیح واقعی صلیب پر جاں بحق ہوئے تھے اور نوع انسان کے گناہوں کے لئے کفارہ ہوئے تھے۔

چاروں انجیلوں میں سانحہ صلیب سے متعلق مذکورہ واقعات اتنے متضاد اور مختلف ہیں کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ لیکن انہیں یکجا جمع کر کے ان سے اگر کوئی متفقہ اور قابل فہم نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ یسوع مسیح کی صلیب پر موت کا نظریہ بالکل باطل ہے۔ جس سے عقیدہ کفارہ کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

نشانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک روحانی مقابلہ میں اسلام کی فتح

۱۰ ؍مئی ۱۸۸۸ء کا ذکر ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی کام کے سلسلہ میں بٹالہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک پادری جس کا نام فتح مسیح تھا حضور کی مجلس میں حاضر ہوا جبکہ بہت سے مسلمان اور غیر مسلم بھی موجود تھے اس نے حضور سے مخاطب ہو کر کہا کہ جس طرح آپ اس امر کے مدعی ہیں کہ میری اکثر دعائیں اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ اور اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے قبل از وقت آنے والے واقعات سے مجھے وہ اطلاع بخشتا ہے یہی دعوے مجھے بھی ہے۔ مجھ سے بھی خدا تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے اور میری دعائیں قبول کر کے پیش از وقوع آنے والے حالات سے اطلاع دیتا ہے۔

پادری فتح مسیح نے اپنے اس دعوے کو عیسائیت کی صداقت کی دلیل کے طور پر بیان کیا اور دعوے کیا کہ میں پیشگوئیوں میں آپ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جس قدر اور جس طور کی پیشگوئیاں آپ ایک جلسۂ عام میں تحریری طور پر پیش کریں گے۔ اس قسم کی پیشگوئیاں میں بھی پیش کروں گا۔ اس نے اس مقابلہ کے لئے خود ہی ۲۱ ؍مئی ۱۸۸۸ء کی تاریخ بھی مقرر کر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے ایک بطل جلیل کے طور پر فوراً اس دعوت کو منظور کر لیا۔ اور بذریعہ اعلان یہ شائع کر دیا کہ ۲۱ ؍مئی کو اس مکان میں جہاں میں فروکش ہوں یہ مقابلہ منعقد ہوگا۔ اس موقعہ پر پادری فتح مسیح اپنی پیشگوئیاں بیان کریں گے اگر وہ درست نکلیں تو یہ بلاشبہ عیسائیت کی صداقت پر ایک حجت ہوگی۔ لیکن اگر اس موقعہ پر ہماری پیشگوئیاں سچی نکلیں اور پادری مذکور کو شکست ہوئی تو یہ اسلام کی فتح کا ایک نشان ہوگا۔ حضور اقدس نے اپنے اعلان میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ

"ہم یقیناً جانتے ہیں کہ عیسائی کلیسیا برکت قبولیت اور ایمانداری کے پھلوں سے بالکل خالی اور سراسر گزارہ لاف و گزاف اور یاوہ گوئی پر ہے۔ اور تمام برکتیں اسلام سے ہی خاص ہیں۔"

چنانچہ اعلان کے مطابق ۲۱ ؍مئی ۱۸۸۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قیام گاہ بٹالہ کے مسلم اور غیر مسلم معززین بھاری تعداد میں جمع ہو گئے تاکہ اسلام اور عیسائیت کے اس فیصلہ کن مقابلہ کو دیکھ سکیں۔ بالآخر وہی ہوا جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبل از وقت اظہار فرما دیا تھا۔ پادری فتح مسیح نے پیشگوئیاں پیش کرنے کی بجائے سراسر غیر متعلق اور بے ہودہ باتیں کرنا شروع کر دیں۔ جن کا اصل موضوع سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر ایک معزز ہندو نے ان سے کہا کہ یہ جلسہ صرف پیشگوئیاں پیش کرنے کے لئے منعقد ہوا ہے۔ سو آپ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کی بجائے اپنی پیشگوئیاں پیش کریں۔ اس کے جواب میں پادری فتح مسیح نے برسر عام کھلے لفظوں میں یہ اعلان کر دیا کہ

"اصل بات یہ ہے کہ میری طرف سے دعوئے الہام نہیں ہے۔ جو کچھ میرے منہ سے نکلا تھا وہ میں نے یونہی فریق ثانی کے دعوے کے مقابل پر ایک دعوے کر دیا تھا۔"

یہ اعلان سن کر حاضرین مجلس نے جس میں ہر مذہب و ملت کے افراد موجود تھے پادری فتح مسیح کو بہت ملامت کی۔ اور یوں اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر اسلام کو زبردست فتح عطا فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

دارالافتاء

ایک سوال اور اس کا جواب

—— مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم دارالافتاء ربوہ ——

س۔ بعض لوگ دم اور تعویذ کرتے ہیں۔ اور ان سے اکثر بیماریوں سے آرام بھی آجاتا ہے۔ کیا اسلام نے اسے جائز قرار دیا ہے؟

ج۔ ایک سچے مسلمان کے لئے کسی دینی معاملہ کا صحیح معیار قرآن کریم ہے۔ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ قرآن کریم نے تعویذوں کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ اور نہ ہی اسے اختیار کرنے کا کہیں حکم دیا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی ایسا کوئی صحیح ارشاد موجود نہیں جس سے ثابت ہو کہ آپ نے کسی کو تعویذ دیئے یا کسی کو تعویذ دینے کا حکم دیا۔ پس جس چیز کی سند شریعت میں موجود نہیں۔ اسے ایک سچا مسلمان اسلامی چیز کیسے قرار دے سکتا ہے۔ اسلام جو کچھ کہتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اور اس کے حضور دعا کرنا ہے۔ یا کسی نیک پابند شریعت بزرگ کو دعا کے لئے کہنا ہے۔ پس جو لوگ تعویذ گنڈے اور دم درود کے قائل ہیں۔ ان سے سب سے پہلا سوال تو یہ کرنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں تمام روحانی حکموں کا ذکر وضاحت سے موجود ہے جیسا کہ فرمایا تفصیلاً لکل شیء کہ قرآن کریم میں ہر روحانی شئی کی ضرور تفصیل موجود ہے۔ ان تعویذوں وغیرہ کے روحانی امور میں سے ہونے کا ذکر کہاں موجود ہے

اب رہا یہ سوال کہ بعض لوگوں کے تعویذوں کے اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے ہمیں انکار نہیں۔ ایسے امور کا تعلق دراصل علم النفس اور مسمریزم سے ہے۔ جس کے بعض اوقات بڑے حیرت انگیز اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ ہر ایسی چیز جو اپنے اندر کوئی حیرت انگیز اثر یا فائدہ رکھتی ہو اسلام بھی اس کی حمایت کرے۔ اسلام شراب اور جوئے کے بھی فوائد تسلیم کرتا ہے۔ لیکن اس نے معیار یہ مقرر کیا ہے کہ جس چیز کے نقصان زیادہ اور فائدے کم ہوں اسے ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اسلامی نہیں ہو سکتا۔ تعویذوں کا بھی یہی حال ہے۔ ان سے جہاں بعض اوقات فائدے ہوتے ہیں وہاں ان کے نقصان بھی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اس سے شرک جیسی پلید چیز کے لئے راستہ ہموار ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرنے سے توجہ ہٹتی ہے۔ سنجیدہ ٹھوس کام والی زندگی سے ہٹ کر انسان وہمی زندگی کا عادی بن جاتا ہے۔ صحیح راہ سے بھٹک کر انسان غلط راستہ پر چل نکلتا ہے۔ غرض اس کے لئے اخلاق اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۲)

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ کے خصوصی عقائد اور انکی افادیت

(قسط ۲)

(مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی)

نوٹ :- اس مضمون کی پہلی قسط الفضل کے گزشتہ خطبہ نمبر ، ۲ مئی ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی ہے اس میں غلطی سے مضمون نگار کا نام لکھنے سے رہ گیا تھا جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

تیسرا عقیدہ

جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور سب نبیوں میں صرف آپ ہی کا وجود باجود ایسا ہے جو اس شرف کا حامل ہے۔ اس لئے آپ کے افاضہ کمال کے ذریعہ صرف آپ کے امتی صالحیت و شہادت و صدیقیت کے علاوہ مرتبہ نبوت پر بھی سرفراز ہو سکتے ہیں جبکہ انبیاء گذشتہ کے تابع اور امتی بڑے سے بڑا درجہ صدیقیت کا صرف حاصل کر سکتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا وجود نہیں آ سکتا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے یا آپ کا امتی نہ ہو۔

فیضان نبوت محمدیہ از روئے قرآن

۱- خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اس میں امت محمدیہ کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ وہ تمام ان انعامات کو پا سکتی ہے جو پہلے انعام یافتہ لوگ پا چکے ہیں۔ اور یہ وہ دعا ہے جو خود خدا تعالیٰ نے امت محمدیہ کو سکھلائی اور خود ہی اس نے قرآن کریم میں "یا قوم اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا" کہکر بتا دیا کہ حضرت موسیٰ کی امت کو نبوت اور بادشاہت کا انعام دیا گیا تھا اب یہ دونوں انعام امت محمدیہ کو ملیں گے اگر امت نبوت کے درجہ سے محروم تھی تو اس دعا میں نبوت کا استثنا چاہیئے تھا لیکن ایسا نہیں بلکہ دوسرے مقام پر صراحت کر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہی اب نبوت کا فیضان پائے گا۔ چنانچہ فرمایا من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا

اس آیت کی شرح میں تفسیر بحر المحیط میں لکھا ہے :-

"امام راغب نے فرمایا کہ ان چار گروہوں میں خدا تعالیٰ شامل کرے گا۔ مقام اور نیکی کے لحاظ سے نبی کو نبی کے ساتھ اور صدیق کو صدیق کے ساتھ شہیدار کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ اور امام راغب نے جائز ٹھہرایا کہ اس امت کا نبی بھی نبیوں کے ساتھ ہے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچے حضرت ابراہیم کی وفات پر فرمایا لو عاش لکان صدیقا نبیاً (ابن ماجہ) اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ ہوتا تو صدیق نبی ہوتا۔ اس حدیث کی بابت حضرت امام علی قاری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث آیت خاتم النبیین کے مطابق ہے کیونکہ اسکے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آ سکتا جو حضور کا امتی نہ ہو اور آپ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ حضرت ابراہیم نبی ہوتے تو آپ کے امتی اور آپ کی شریعت کے تابع ہوتے گویا آیت خاتم النبیین امتی نبی کے آنے میں روک نہیں البتہ صاحب شریعت یا مستقل نبی کے آنے میں روک ہے یہی ہمارا مذہب ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی نبوت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ اللہ دیتا ہے وہ انہی کے فیض اور ان کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی (تتمہ چشمہ معرفت ص۹)

پھر فرماتے ہیں :-

اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ (تجلیات الٰہیہ ص۲۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو کہو لیکن یہ مت کہو کہ آپ کے بعد نبی نہیں آئے گا"

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے بعد صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا۔ (تفہیمات الٰہیہ ص۵۳)

حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں :-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے جو نبوت بند ہوئی وہ شریعت والی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ فتوحات مکیہ جلد ۲ ص۳

جماعت احمدیہ کے اس عقیدہ کی رو سے ظاہر ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کو اس درجہ قوی مانتے ہیں جو کسی اور نبی کو نہیں ملا۔ اور اسکے ذریعہ سے ہم اسلام کی فوقیت مذاہب عالم پر ثابت کر سکتے ہیں دوسرے اس عقیدہ کی رو سے ہم خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک درخشاں ثبوت مہیا کر سکتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں یقین پیدا کر سکتے ہیں کیونکہ تازہ بتازہ نشانات اور اخبار غیبیہ ذات باری پر یقین پیدا کرنے کا مؤثر ذریعہ ہیں اور یہ صلاحیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپ کی امت کو ملی ہے۔

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است ۔۔۔ بیا بنگر ز غلمان محمد

پھر بہائی مذہب پر اس ذریعہ سے حجت قائم ہو جاتی ہے جو وہ شریعت کو منسوخ مانتے ہیں اور قرآن کریم کو اس زمانہ میں ناممکن العمل قرار دیتے ہیں اگر ان کا بیان درست مان لیا جاوے تو پھر ان کو یہ بتانا چاہیئے کہ کیوں اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کے ذریعہ سے روحانیت کا بلند مقام نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کو عطا فرمایا۔ کیا منسوخ شریعت معاذ اللہ پھل پیدا کر سکتی ہے اور وہ بھی اعلیٰ درجہ کے۔ پس اس عقیدہ کے ذریعہ ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اب دنیا میں زندہ مذہب اسلام ہے اور زندہ رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور زندہ کتاب قرآن کریم ہے۔

"سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا"

(المسیح الموعود)

—— (مکرم نذیر احمد صاحب خادم گکھڑ ضلع گوجرانوالہ) ——

عنوانِ مضمون حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ایک طویل نظم کا مصرعہ ہے —— یہ نظم دیگر مضامین کے علاوہ اسلام کی عظمت و شوکت ، قرآن مجید کی حقانیت و فضیلت اور آقائے نامدار سید نا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف اور آنحضور صلعم کے اعلیٰ و ارفع اور دیگر سے برتر مقام کے دلائل و براہین پر بھی مشتمل ہے۔

مذکورہ بالا مصرعہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ ہر خیر و برکت کا سرچشمہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ اور آپ نے جو مرتبہ و مقام پایا ہے اور جس قدر اللہ تعالیٰ کے فیضان و عرفان اور اسلام کی صداقت کے عظیم الشان نشان آپ کو ملے ہیں اور جو تائید ایزدی اور نصرت خداوندی آپ کے شامل حال رہی ہے اور جو کرامات و معجزات اور برکات غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں خدائے ذوالجلال کی طرف سے آپ کو عطا ہوئی ہیں وہ صرف اور صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو کر آنحضور کی کامل اطاعت و پیروی کر کے اور فنا فی الرسول ہونے کے نتیجہ میں آپ کو عطا ہوئی ہیں

چنانچہ حضور فرماتے ہیں :- ؎

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ۔۔۔ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے ۔۔۔ وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں ۔۔۔ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا ۔۔۔ وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے"

اس حقیقت کی وضاحت میں آپ اپنی ایک کتاب میں فرماتے ہیں کہ اگر تمام دنیا کے پہاڑوں کے برابر بھی میرے ذاتی اعمال ہوتے اور ان میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا دخل نہ ہوتا تو میں کچھ بھی مرتبہ و مقام حاصل نہ کر سکتا۔ پھر فرماتے ہیں :- ؎

دِگر اُستاد را نامے ندانم ۔۔۔ کہ خواندم در دبستان محمد

کہ کسی دوسرے استاد کا تو مجھے نام بھی نہیں آتا میں تو اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ میں پڑھا ہوا ہوں۔

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں مجھے فرمایا کہ کل برکۃٍ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم۔

شذرات

(شاہد عجمی کے قلم سے)

دجالی طاقتوں کے لئے آسمانی بم

مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) نے فتنہ دجالیت سے بہوری خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:۔

والقوۃ علیہ یومئذٍ بالقرآن فانّ شانہ بلاءٌ شدیدٌ ”

کنز العمال جلد ۷ صفحہ 263)

یعنی دجال کے مقابلہ کے لئے حقیقی طاقت قرآن مجید سے حاصل ہو گی۔ کیونکہ اس کا فتنہ بہت سخت ہو گا۔ دوسرے لفظوں میں قرآن مجید ایک آسمانی بم ہے جو اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر باطل تحریک کو بالآخر پاش پاش کر دے گا۔ اے کاش زمانہ حاضر کے مسلمان اس خدائی ہتھیار کو ہاتھ میں لے کر اکناف عالم میں نکل کھڑے ہوں اور خدائے ذو العرش کی قادرانہ تجلیوں کے نظارے دیکھیں کہ ان کے پاس قرآن کی شکل میں ایسا زبردست اسلحہ موجود ہے جو خدائی کارخانہ میں تیار ہوا، جبرائیل امین کے ذریعہ سے نازل ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے آپ کی امت کو بطور تحفہ عطا ہوا۔

ایک غلطی جس کا احساس قادیان جا کر ہوا

مشہور دیوبندی عالم مفتی محمد شفیع صاحب کی زبان سے ایک عبرت خیز واقعہ سنئے۔ اپنے رسالہ ”وحدت امت“ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

”قادیان میں ہر سال ہمارا جلسہ ہوا کرتا تھا اور سیدی حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب .... بھی اس میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال اسی جلسہ میں تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا ایک صبح نماز فجر کے وقت اندھیرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت سر پکڑے ہوئے بہت مغموم بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا حضرت کیسا مزاج ہے! کہا ہاں ٹھیک ہی ہے میاں مزاج کیا پوچھتے ہو! عمر ضائع کر دی۔ میں نے عرض کیا حضرت آپ کی ساری عمر علم کی خدمت میں دین کی اشاعت میں گزر رہی ہے ہزاروں آپ کے شاگرد علماء ہیں جو آپ سے مستفید ہوئے اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی تو پھر کس کی عمر کام میں لگی؟ فرمایا میں تمہیں صحیح کہتا ہوں عمر ضائع کر دی ہے میں نے عرض کیا حضرت بات کیا ہے فرمایا ہماری عمر کا ہماری تقریروں کا ہماری ساری کد و کاوش کا خلاصہ یہ رہا ہے کہ دوسرے مسلکوں پر حنفیت کی ترجیح قائم کر دیں ..... اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کی ..... جس چیز کو نہ دنیا میں نکھرنا ہے نہ برزخ میں نہ محشر میں۔ اس کے پیچھے پڑ کر ہم نے اپنی عمر ضائع کر دی اپنی قوت صرف کر دی“ (صفحہ ۱۸ تا ۲۰)

پیغمبرانہ طریق دعوت اور علماء ظواہر

مفتی صاحب موصوف نے مندرجہ بالا کتابچہ میں دعوت پیغمبرانہ کے مقابل موجودہ علماء ظواہر کے طرز عمل کا دردناک نقشہ بھی کھینچا ہے جو پڑھنے کے لائق ہے۔ لکھا ہے:۔

”آج کل کے مبلغ و مصلح کا کمال یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ مخالف پر طرح طرح کے الزام لگا کر اس کو رسوا کرے اور فقرے ایسے چست کرے کہ سننے والا لوٹ پوٹ ہو جائے اسی کا نام آج کی زبان میں زبان دانی اور اردو ادب ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے انبیاء کو جب مقام دعوت پر کھڑا کرتے ہیں تو موسیٰ و ہارون علیہما السلام جیسے اولو العزم پیغمبروں کو فرعون جیسے سرکش کافر کی طرف بھیجنے کے وقت یہ ہدایت نامہ دے کر بھیجتے ہیں فقولا لہ قولاً لیّناً لعلّہ یتذکر او یخشیٰ فرعون سے بات نرم کرو شائد وہ راستہ پر آ جائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جائے۔ آج ہمارے علماء اور مصلحین و مبلغین میں کوئی حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے زیادہ ہادی اور رہبر نہیں ہو سکتا اور ان کے مخاطب فرعون سے زیادہ گمراہ نہیں ہو سکتے تو ان کے لئے کیسے روا ہو گیا کہ جس سے ان کا کسی رائے میں اختلاف ہو جائے تو اس کی پگڑی اچھالیں اور ٹانگ کھینچنے کی فکر میں لگ جائیں اور استہزاء و تمسخر کے ساتھ اس پر فقرے چست کریں اور پھر دل میں خوش ہوں کہ ہم نے دین کی بڑی خدمت انجام دی“ (صفحہ ۴۱-۴۲)

”غذا کے غازی“

لائل پور کے مشہور روزنامہ ”عوام“ کی ایک تازہ خبر:۔

”ایک مقامی تبلیغی انجمن نے سابق پنجاب کے ایک مشہور مقرر کو شان شہداء کربلا اور شان رسالت کے موضوعات پر تقریر کرنے کے لئے کوئٹہ بلایا بیان کیا جاتا ہے کہ مولوی صاحب کو میزبان نے جو رات کا کھانا پیش کیا وہ موصوف کو پسند نہ آیا اور انہوں نے طیش میں آ کر تقریر کرنے سے انکار کر دیا۔ عوام نے معذرت بھی پیش کی مگر مولانا کچھ ایسے دل برداشتہ ہوئے کہ انہوں نے انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کیا اور تقریر کئے بغیر اپنے شہر واپس لوٹ گئے“

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مکہ معظمہ میں

جماعت اسلامی کے ایک معزز رکن کا مکتوب گرامی دربارہ حرم ہے:۔

”۶۔ ذی الحجہ کو فصلۃ الفیصل ہوتی ہے۔ یعنی شاہ خاص خاص حجاج کی دعوت کھانے کی کرتا ہے اس مجلس میں شاہ فیصل اور صدر سوڈان اسماعیل الازہری نے تقریریں کیں۔ افسوس ہوا کہ اس مجلس میں ظفر اللہ خان قادیانی بھی موجود تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ اس سال حج پر آیا ہے اور اس کے پاسپورٹ پر مسلم لکھا ہوا تھا اس لئے سعودی حکومت نے نہیں روکا۔ ہم نے شاہ فیصل، مفتی اکبر رابطہ اور بن باز صاحب سے ملاقات کر کے گفتگو کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مدیر اعلیٰ سے بھی گفتگو ہوئی ہے“

(”ایشیا“ ۸ اپریل ۱۹۶۷ء)

اس خبر پر کوئی تبصرہ کرنا ہمارے مد نظر نہیں صرف یہ بتانا مطلوب ہے کہ مکتوب نگار ”بزرگ صالح“ نے شاہی دعوت سے فراغت کے بعد زعماء عرب سے ملاقات کر کے جناب مودودی صاحب کی کتاب ”خطبات“ کی رو سے اسی پیغام کے پہنچانے کی ”سعادت“ تو حاصل نہیں کی ہو گی جس میں انہوں نے معلم ملکوت، ایکسپرٹ دار بلکہ خود حکومت حجاز کو بے نقط سنائی ہیں۔ البتہ دوران گفتگو عمائد مملکت سے یہ ضرور عرض کیا ہو گا کہ:۔

آتے ہیں یہ حجاز انہیں روک دیجئے
پڑھتے ہیں یہ نماز انہیں روک دیجئے

روزنامہ
الفضل کا خلافت نمبر

مورخہ ۲۷ مئی کو روزنامہ الفضل کا خلافت نمبر شائع ہو رہا ہے۔ جو مسئلہ خلافت کے متعلق نہایت اہم مضامین پر مشتمل ہو گا۔ مضمون نگار احباب جلد سے جلد اپنے مضامین ارسال فرمائیں اسی طرح مشتہرین کو بھی فوراً اشتہارات بھجوا دینے چاہئیں۔ (مینیجر الفضل)

ضروری اعلانات

۲۸ مئی کو تمام جماعتوں میں پورے اہتمام سے یوم خلافت کے جلسے منعقد کئے جائیں

۲۷ مئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق جماعت احمدیہ کا خلافت پر اجماع ہوا۔ نبوت کے بعد خلافت خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کی اہمیت اور تشکرانہ کے لئے جماعتوں میں ۲۷ مئی کو جلسہ کیا جاتا ہے۔

امسال ۲۸ مئی ۱۹۶۷ء کو تمام جماعتوں میں یہ جلسہ پورے اہتمام کے ساتھ منعقد کیا جائے اور صحیح عذر کے بغیر کسی بھائی اور بہن کو جلسہ کی برکات سے حصہ لینے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ امراء، پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس جلسہ کو پورے طور پر کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ ۲۷ مئی کی بجائے ۲۸ مئی کا دن اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ اتوار کا دن ہے اور اس دن عام تعطیل ہوتی ہے۔ جلسے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں پہنچ جانی چاہئیں۔

مندرجہ ذیل مضامین بالخصوص رکھے جائیں۔

(۱) برکات خلافت (۲) خلافت کا مقام اور اس کی اہمیت

(۳) احمدیت میں خلافت ثالثہ کی خصوصیات (۴) خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں

(۵) خلیفۂ وقت کی تحریکات

۲۳ مئی کو الفضل کا خلافت نمبر شائع ہوگا۔ جس سے لیکچرار صاحبان استفادہ کر سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

ماہ جولائی ۶۷ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کے مطابق تعلیم القرآن کلاس ایک ماہ کے لئے جاری ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں پڑھنے کے لئے تمام جماعتوں کے نمائندگان آنے چاہئیں۔ باہر سے آنے والے دوستوں کے قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ امراء صاحبان اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اس کلاس کے لئے نوجوانوں اور دوسرے احباب کو مرکز میں بھجوائیں تا وہ مرکزی فیوض سے بہرہ ور ہو سکیں اور قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر سکیں۔ مستورات کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انتظام ہوتا ہے۔ مستورات بھی تمام درسوں سے پردہ کی رعایت سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ تشریف لانے والے احباب ابھی سے اطلاع دیکر اجازت حاصل کریں۔ خاکسار

ابو العطاء جالندھری

نائب ناظر اصلاح و ارشاد (شعبہ تربیت)

مجالس فہرست اراکین بھجوائیں

جیسا کہ بذریعہ سرکلر مجالس کو اطلاع کی جا چکی ہے۔ مجالس اپنے اراکین کی فہرست مع کوائف جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ — ربوہ

(بقیہ صفحہ ۳)

روحانی نقصانات ہیں جن کے پیش نظر اسلام نے اسے ترک کرنے کی ترغیب دی ہے بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے کسی برگزیدہ امتی نے دم کی طرز پر یہ دعا کی ہے اوّل تو ان کے الفاظ سے یہ ظاہر ہے کہ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔ دوسرے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ لوگوں کے بدن میں خاص برکت ہوتی ہے جس کا ہر کہ و مہ اہل نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دعا ایک عالمگیر مذہبی صداقت ہے۔ جس کا دنیا کا ہر مذہب قائل ہے۔ لیکن تعویذ کے متعلق یہ بات نہیں یہ کوئی عالمگیر صداقت ہے۔ اور نہ اس کی کوئی تام مروج صورت ہے بلکہ ہر ایک نے مقامی طور پر اپنے اپنے ذوق کے مطابق چند بے معنے بنا رکھے ہیں۔ جن کی کوئی صحیح بنیاد نہیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

تعلیم القرآن کلاس اور لجنات اماء اللہ کا فرض

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ماہ جولائی میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جا رہی ہے۔ جو سابقہ طریق پر ایک ماہ جاری رہے گی۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے طالبات کو بھجوائیں۔ رہائش اور کھانے کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ آنے والی طالبات کم از کم میٹرک تک پڑھی ہوئی ہوں نصاب عنقریب شائع ہوگا۔ اس کو دیکھ کر کتب اور کاپیاں ساتھ لے کر آئیں۔ کم از کم ایک ہفتہ قبل لجنہ مرکزیہ کو یہ اطلاع آ جانی چاہیئے کہ کس کس لجنہ سے کتنی طالبات آئیں گی اور ان کی تعلیم کیا ہے۔

پاکستانی بحریہ میں مستقل کمیشن

بحریہ کی ایگزیکٹو انجینئرنگ اور الیکٹریکل برانچز میں داخلہ کے لئے امتحان ۱۱-۱۲ جولائی ۱۹۶۷ء کو بمقام کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ملتان۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ۔ راجشاہی اور کھلنا میں ہوگا۔

شرائط:۔ تاریخ پیدائش سویلینز کے لئے ۴۷/۱ اور ۵۱/۱ کے درمیان۔ فوجی ملازمین کیلئے ۴۴/۱ اور ۵۱/۷ کے درمیان۔

قابلیت تعلیمی:۔ سویلینز۔ انٹرمیڈیٹ یا ہائر سیکنڈری (فزکس اور ریاضی کے ساتھ) فوجی ملازمین۔ مندرجہ بالا یا فوج یا ایئر فورس کا اس کے برابر کا سرٹیفکیٹ۔

امسال انٹرمیڈیٹ کا امتحان دینے والے درخواست دے سکتے ہیں۔ غیر شادی شدہ ہونا سویلینز کے لئے ضروری۔ فارم مجوزہ برائے درخواست جو ۶۷/۶/۱ تک بحری ہیڈ کوارٹرز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ بحری ہیڈ کوارٹرز (تعلیمی ڈائریکٹریٹ) کراچی یا بحری افسر رابطہ پی۔ اے۔ ڈی ٹی ای۔ آ۔ جی برانچ جنرل ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی یا کسی بحری بھرتی کے دفتر میں۔ (پ۔ ٹ ۶/۵/۶۷)

ناظر تعلیم

دعائے نعم البدل

چوہدری مبارک احمد صاحب چک نمبر ۱۱ الم امداد ضلع بہاولنگر کا نومولود لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ احباب سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل دے (ڈاکٹر غلام محمد حق مقیم)

ھو الشافی

پرانی خونی بواسیر کا ایک کیس!

میں چند سال سے خونی بواسیر کی مرض میں مبتلا تھا ہر ادویات یونانی و ایلوپیتھی کا استعمال کیا مگر مرض کو مستقل طور پر افاقہ نہ ہوا۔ اتفاقاً میرا گزر کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور کے پاس سے ہوا۔ مجھے آپ کی ادویات کا اشتہار نظر آیا ...... میں نے دس روپیہ کی چار خوراک کی ایک ڈبیہ پائلز کیور (اکسیر بواسیر) ... استعمال کی ...... لیکن کسی قسم کا بھی پرہیز نہ کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی، ایک سال گزر چکا ہے نہ خون آیا نہ کھجلی ہوئی۔ یہاں تک کہ مسے سکڑ کر قریب الاختتام ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے"

مذکورہ خط جناب چوہدری نور محمد صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ شوگر ملز لمیٹڈ لودھراں والا ضلع ملتان کا ہے۔

پائلز کیور ہر قسم کی بواسیر خونی و بادی کے لئے اکسیر ہے

دمہ، مزمن دردسر اور جوڑوں کے درد وغیرہ کے لئے بھی دس دس روپیہ کی چار خوراک کی اکسیریں نہایت کامیاب ہیں۔ خرچ ڈاک بذریعہ منی آرڈر ایک روپیہ وی پی ۱/۲ روپیہ

ملنے کا پتہ: کیور سیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسیطرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے کہ احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں گے

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

احباب سے گذارش

ہم نے نواں کوٹ ملتان روڈ پر دوائیاں بنانے کا کارخانہ شروع کیا ہے احباب کرام سے تعاون ہمدردی اور دعا کی درخواست ہے

برٹش فارمیسوٹیکل کارپوریشن ۶۲/۱ نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور

چندہ وقف جدید

چندہ کی ترسیل کی رفتار بہت سست ہے۔ سیکرٹری صاحبان مال اس طرف توجہ فرمائیں جس قدر چندہ وصول ہو چکا ہے فوراً بھجوا دیں۔ امراء کرام وصولی کی نگرانی فرمائیں اور تسلی کریں کہ تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی ہو رہی ہے۔ بچوں کے چندہ کی وصولی کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ تفصیل چندہ بہرحال چندہ کے ہمراہ بھجوا دیا کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ مشاورۃ میں نمائندگان کو تاکید فرمائی تھی کہ اپنی جماعت کے بچوں کی فہرستیں تیار کر کے دفتر وقف جدید کو بھجوا دیں۔ جن جماعتوں نے اب تک یہ فہرستیں نہیں بھجوائیں وہ توجہ فرمائیں اور لسٹیں جلد بھجوا دیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

تلاش گمشدہ

ایک بارہ سالہ لڑکا جس کا نام سخی محمد ولد لعل حسین چوہدری ہے۔ قد تقریباً ۴½ فٹ رنگ گندمی۔ آنکھیں نیلی ہیں ملیشیا کے کپڑے پہنے ہوئے ہے عرصہ ایک ماہ سے لاپتہ ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ صوفی سید محمد دکاندار سہیرا گالا تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر

حبوب مفید اٹھرا

مرض اٹھرا کا کامیاب اور مشہور علاج

مکمل کورس پندرہ روپیہ

چھوٹی شیشی پانچ روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

کالی دوا

فولاد اور جڑی بوٹیوں کا سفوف،

جگر۔ پتہ اور تلی کی تمام امراض

یرقان۔ ضعف جگر۔ بھس۔ کمی خون

ہاتھ پاؤں چہرہ پر سوجن اور چہرہ کی زردی وغیرہ کا خدا تعالےٰ کے فضل سے سو فی صدی کامیاب اور مکمل علاج ہے

قیمت فی شیشی، تولہ تین روپے۔

دواخانہ رحمت ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ربوہ کے چار مشہور تحفے!

نور کاجل: آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے

قیمت دس آنہ۔ سوا روپیہ

سرمہ خورشید:۔ آنکھوں کے لئے نہایت مفید اور عجوبۂ روزگار سرمہ

قیمت پچھتر (۷۵) پیسہ

نور منجن:۔ دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کے لئے بہترین منجن۔

قیمت ایک روپیہ

اکسیر معدہ:۔ بدہضمی، اپھارہ پیٹ درد نفخ وغیرہ کے لئے مفید اور لذیذ ٹکیاں

قیمت دس آنہ۔ سوا روپیہ۔ اڑھائی روپیہ

ملنے کا پتہ:

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

عمارتی لکڑی!

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمادیں۔

لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون ۳۸۰۸

احباب ہمیشہ

اپنی قابل اعتماد سروس

پریمئر ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (منیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباس ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔

(منیجر)

چندہ خدام الاحمدیہ اور دیہاتی مجالس

آج کل گندم کی فصل برداشت ہو رہی ہے (سابق سندھ کے علاقہ میں ہو چکی ہے) زمیندارہ خدام فصل کے موقعہ پر ہی اپنے چندے دے سکتے ہیں کیونکہ اس وقت انہیں آمد ہوتی ہے ہماری دیہاتی مجالس کے قائدین کو چاہیئے کہ وہ اس موقعہ پر کوشش کر کے جملہ خدام سے ان کے چندے مع بقایا وصول کرائیں کیونکہ اس وقت اس کی ادائیگی زمیندار بھائیوں پر آسان ہے چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع پوری شرح کے ساتھ جلد تر وصول کرنے کی کوشش فرمادیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اکسیر نزلہ پرانے نزلہ کے لئے مفید و مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس ایک سو ساٹھ گولی بیس روپے، دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۷ رمئی تا ۱۳ رمئی ۱۹۶۷ء

(۱) اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ مورخہ ۱۲ رمئی کو مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ حضور نے بیت اللہ کی ازسرنو تعمیر کے تیئیس عظیم الشان مقاصد کے سلسلے میں ہی ارشاد فرمایا اور چوتھے پانچویں چھٹے اور ساتویں مقصد کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مقاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعے کس طرح عظیم الشان طور پر پورے ہوئے

(۳) حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے زیادہ ناساز ہے۔ غنودگی کی سی کیفیت ہے۔ نقاہت بہت ہے۔ آپ کے گردہ میں انفکشن ہے بخار ۱۰۵ ار ہا غذا نالی کے ذریعہ دی جا رہی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت شاہ صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(۴) ۲۶، ۲۷، ۲۸ رمئی کو چونکہ یوم خلافت کے جلسے ہو رہے ہیں اس لئے علمی تقاریر کا آئندہ اجلاس ان تاریخوں میں نہیں ہوگا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق ۱۰ جون کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگا۔

(۵) مورخہ ۶ رمئی کو محترم ملک عزیز احمد صاحب ابن حضرت ملک نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۹ رمئی کو ایک مخلص احمدی نوجوان اکرام اللہ صاحب ظفر ابن چوہدری ظفر اللہ خان صاحب متعلم کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کالج کے تیراکی کے تالاب میں نہاتے ہوئے بعمر ۲۰ سال وفات پا گئے۔ ہر دو مرحومین کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی احباب ہر دو مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔

(۶) تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ اسناد و انعامات (کانووکیشن) بروز اتوار ۱۴ رمئی صبح ۹ بجے کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ کالج سے ۱۹۶۶ء میں بی اے، بی ایس سی، ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے والے طلباء مخصوص لباس کے ساتھ ۱۳ رمئی کی شام تک ریہرسل کے لئے ربوہ پہنچ جائیں۔

درخواست دعا

۰ اہلیہ صاحبہ شیخ فیض قادر صاحب کراچی کو گو پہلے سے معمولی افاقہ ہے لیکن زبان صاف نہیں ہوئی اور بایاں حصہ ابھی تک بے حس ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۰ مکرم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب کے بیٹے عزیز منیر الحق کے بائیں بازو کا جوڑ کہنی سے اتر گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔

میری بڑی ہمشیرہ امۃ الوہاب صاحبہ سرگودھا سول ہسپتال میں گزشتہ ہفتہ سے داخل ہیں۔ ان کی طبیعت بہت ہی خراب ہے کل غنودگی کچھ طاری ہو گئی تھی۔ گلوکوز دیا جا رہا ہے۔ نقاہت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ جس سے بہت تشویش ہے۔

جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے شفا بخشے۔ آمین۔

(امۃ الرحمٰن ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

پاکستان اور ممالک بیرون کی خبریں

نیویارک ۱۳ رمئی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے کہا ہے کہ عملی طور پر تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو چکی ہے۔ کیونکہ ویٹ نام کی جنگ اب جس مرحلے میں داخل ہو چکی ہے اس میں چین اور امریکہ کا تصادم ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویٹ نام میں امن کے سلسلہ میں انہوں نے جو تجاویز پیش کی تھیں فریقین نے ابھی تک تسلیم نہیں کیا۔ اس لئے وہ اپنی تجاویز کو واپس لیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب دونوں حکومتیں امن کی بات چیت کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو اس قسم کی تجاویز کی کوئی قیمت نہیں رہ جاتی

•۔ سائیگون ۱۳ رمئی۔ ویٹ کانگ حریت پسندوں نے کل پہلی مرتبہ روسی ساخت کے ۱۴۰ ایم ایم راکٹ جنوبی ویٹ نام اور امریکہ کی فوجی چوکیوں پر برسائے۔ یہ چوکیاں سائیگان سے بہت ہی قریب ہیں۔ اس اچانک حملے کے دوران نہ صرف چوکیوں کو زبردست نقصان پہنچا بلکہ ۱۶ امریکی ہلاک اور ۲۹ زخمی ہو گئے۔

•۔ ماسکو ۱۳ رمئی۔ روس اور پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ وہ عالمی امن کی خاطر جارحیت کی روک تھام اور متنازعہ مسائل کو پرامن طریقوں سے حل کرنے کے لئے دنیا کے دوسرے تمام ممالک سے تعاون کریں گے۔ یہ اعلان ایک مشترکہ اعلامیہ میں کیا گیا ہے جو پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ کے دورہ ماسکو کے اختتام پر جاری کیا گیا ہے۔ مسٹر پیرزادہ روس کا چھ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد ماسکو سے دہلی روانہ ہو گئے مشترکہ بیان کے مطابق دونوں فریقوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ قیام امن کی جدوجہد اور قوموں کے حقوق کی حفاظت کے سلسلے میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ دونوں ملکوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ کسی ملک کے اندرونی معاملات میں دوسرے ملکوں کی مداخلت کے خلاف بھی ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔

•۔ راولپنڈی ۱۳ رمئی۔ گورنروں کی کانفرنس نے پیشہ وارانہ تعلیم کو عام کرنے بجٹ کو متوازن رکھنے نیز سماجی برائیوں کے انسداد کے لئے دو مطالعہ گروپ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ فیصلہ کابینہ کی ایک سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کے بعد کیا گیا۔ یہ کمیٹی سماجی برائیوں کے انسداد کے کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی۔

کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک میں پیشہ وارانہ تعلیم کو فروغ دیا جائے اور پڑھے لکھے لوگوں کو روزگار دلانے کے لئے مزید انتظامات کئے جائیں۔ کانفرنس نے سماجی تقریبات میں فضول خرچی کو روکنے کے لئے بھی ایک مہم چلانے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے لئے جہیز وغیرہ پر پابندی لگائی جائے گی۔ اور دعوتوں میں مہمانوں کی تعداد مقرر کی جائے گی۔ ذات پات کو ختم کرنے کے لئے بھی کام کیا جائے گا۔

•۔ نکوسیا ۱۳ رمئی۔ صدر میکاریوس کی حکومت نے یونان کی فوجی حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صدر میکاریوس نے یہ فیصلہ الوان نمائندگان میں طویل غور و خوض کے بعد کیا ہے حال ہی میں یونان کی نئی حکومت کا ایک نمائندہ خاص طور پر نکوسیا پہنچا تھا۔

•۔ جمشید پور ۱۳ رمئی گزشتہ روز یہاں ایک کیبل کمپنی کے ملازمین کے بہت بڑے مشتعل ہجوم اور پولیس کے درمیان زبردست تصادم ہوا۔ جس میں ۷۵ افراد مجروح ہو گئے مجروحین میں پولیس کے ۲۵ سپاہی بھی شامل تھے۔ یہ تصادم کمپنی کے دفتر کے سامنے ہوا۔ اور کمپنی کے حکام مظاہرین کے خوف سے ۱۶ گھنٹے تک دفتر کی عمارت کے اندر قید رہے

•۔ بون ۱۳ رمئی۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر سلیمان ڈیمرل اور مغربی جرمنی کے چانسلر جارج کیسنگر نے توقع ظاہر کی ہے کہ مسئلہ قبرص کا حل اس جزیرے میں رہنے والے ترکوں اور یونانیوں کی مرضی کے مطابق تلاش کیا جائے گا۔ یہ بات ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہی گئی ہے جو وزیر اعظم ڈیمرل کے دورہ کے اختتام پر جاری کیا گیا۔

مشترکہ اعلامیہ میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ اقوام متحدہ کو اس علاقہ میں حالات معمول پر لانے کے لئے مؤثر کوشش کرنی چاہئے اور دونوں فرقوں کو ان کے جائز حقوق دلانے چاہئیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴